احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

11- مئی 1998ء | پیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
خطبہ نمبر 13
CPL 61
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
213029
پیر 11 مئی 1998ء 14 محرم 1419 ہجری 11 ہجرت 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 98

صحبت کا اثر

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا
انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے (یعنی دوست کے اخلاق کا اثر انسان پر ہوتا ہے)
اس لئے اسے غور کرنا چاہئے کہ وہ کسے دوست بنا رہا ہے۔
(ابو داؤد کتاب الادب باب من یومران یجالس)

کامل انسان کی صحبت محبت اور نور عطا کرتی ہے
دور بیٹھے لوگ اگر خطبہ سننے کا اہتمام کریں تو صحبتِ صالح حاصل ہو سکتی ہے

سوال و جواب کی کیسٹس سنیں تو ہر سوال کا جواب دینے کی مہارت پیدا ہو جائے گی

بیت الفضل لندن میں 8 مئی 1998ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے فرمودہ خطبہ جمعہ کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 8- مئی 1998ء- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے آج یہاں بیت الفضل لندن میں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے گذشتہ خطبے کے تسلسل میں صادقوں کی صحبت اختیار کرنے کی تلقین فرمائی اور اس ضمن میں حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات بیان کر کے ان کی تشریح فرمائی۔

حضرت صاحب کا یہ خطبہ حسب معمول بیت الفضل لندن سے احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کی روشنی میں فرمایا کہ جب کسی نیک انسان کے پاس بیٹھو تو اس کے نیک خیالات دل پر نیکی کا اثر ڈالتے ہیں۔ حضرت صاحب نے اپنے بچپن کے تجربات کے حوالے سے فرمایا کہ بعض رفقاء حضرت بانی سلسلہ خاموش بھی رہتے تھے مگر ان کی محفل میں بیٹھنے سے نیک خیالات دل میں پیدا ہوتے تھے۔ جبکہ بدوں کی صحبت کے بارے میں حضرت امام جماعت الاول کا واقعہ ہے کہ آپ کو ایک شخص نے عرض کیا کہ اس کے دل میں دہریت کے خیالات پیدا ہو رہے ہیں تو آپ نے اسے اپنی سیٹ بدلنے کی نصیحت فرمائی۔ اس نے جب ایسا ہی کیا تو اس کے دل سے ایسے خیالات جاتے رہے۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات بیان فرمائے جن میں آپ نے صحبت صالحین اختیار کرنے کی خاطر مرکز سلسلہ میں بار بار آنے کی تلقین فرمائی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا کہ اب تو جماعت خدا کے فضل و کرم سے کروڑ سے بھی بہت آگے نکل گئی ہے۔ اور وہ دن آنے والے ہیں جب ہر سال کروڑوں افراد احمدیت میں داخل ہوا کریں گے۔ اب یہ ممکن نہیں کہ کروڑوں لوگ اس چھوٹی سی بیت الذکر میں آسکیں۔ لہٰذا اس دور میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں احمدیہ ٹیلی ویژن عطا فرما دیا ہے۔ اس کے ذریعے سے دور بیٹھنے والوں کو یہی احساس ہوتا ہے کہ جیسے مجلس میں بیٹھے ہوں۔ خیال بھی نہیں گذرتا کہ کہیں دور بیٹھے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا لوگ خطوط لکھتے ہیں کہ ہم اسی احساس کے ساتھ ٹی وی کے سامنے بیٹھتے ہیں جیسے آپ کے سامنے بیٹھے ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا دور بیٹھے لوگ اگر کم از کم خطبہ سننے کا اہتمام کریں تو صحبت صالح حاصل کرنے کی بات پوری ہو سکتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ لوگ مجھے خطوط لکھتے ہیں کہ ہمیں فلاں فلاں سوالوں کے جواب دیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان کے جواب پر تو ہزاروں صفحے کا خط لکھنا پڑے گا۔ جبکہ میں نے سوال و جواب کی مجالس میں 'درس کلام الٰہی میں اور بچوں کے پروگراموں میں ایسے تمام سوالوں کے کثرت سے جواب دیئے ہیں۔ فی الحقیقت ہر سوال کا جواب دیا جا چکا ہے۔ جماعتوں کو اس علم کا شہرہ دینا ضروری ہے۔ کیسٹوں میں تمام سوالوں کے جواب موجود ہیں۔ تیس چالیس پچاس کیسٹیں، جتنی بھی آپ سن سکیں تو ہر سوال کا جواب دینے کی مہارت آپ میں پیدا ہو جائے گی۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کی تشریح میں فرمایا کہ جو صادق ہے اس کے صدق پر خوارق گواہ ہوتے ہیں اور یہ خوشخبری ہے کہ یہ خوارق ہر احمدی کو مل سکتے ہیں۔ اور یہ بات میں احمدیوں میں دیکھتا رہتا ہوں۔ اس لئے وہ صادق بننے کی کوشش کریں جن کے لئے خدا القدیر کو حرکت دیتا ہے۔ اگر آپ ایسے صادق بن جائیں تو دیکھیں گے کہ کتنے عظیم فوائد احمدیت سے وابستہ ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ جب تک گناہ مکروہ اور برا دکھائی نہ دے اس وقت تک گناہ سے بچنا بڑا مشکل کام ہے۔ اور یہ بات عبد کی اپنے رب سے سچی محبت کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ اس محبت کے بعد کسی کوشش کی ضرورت نہیں رہتی۔ ایک نور آسمان سے اترے گا اور فطرت کو پاکیزہ کر دے گا۔ اللہ اور اس کا بندہ اپنی چاہتوں اور نفرتوں میں ایک ہو جائے گا۔ پھر دنیا تو موجود رہتی ہے لیکن خدا کے مقابل پر اس کی ذرہ بھر اہمیت باقی نہیں رہ جاتی۔

☆......☆......☆......☆

تحریک جدید

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔
"میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ دوست اپنے بچوں کا بھی چندہ لکھوایا کریں۔ اور ساتھ ہی انہیں بتا دیا کریں۔ کہ یہ تحریک جدید کا چندہ ہے تاکہ انہیں ساری عمر یاد رہے اور وہ اپنی اولاد کو بھی نصیحت کرتے رہیں۔"
(تقریر بموقعہ سالانہ اجتماع انصار اللہ 26-10-57)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے چند مستقل پروگرام

سوموار کا دن

7-10	اردو کلاس
10-30	چلڈرنز کارنر
11-00	درس (کلام الٰہی)
1-00	لقاء مع العرب
2-00	اردو کلاس
3-30	سپورٹس
7-00	ہومیو پیتھی کلاس
8-00	لقاء مع العرب

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ تحریک بیوت الحمد کے تحت مستحق خاندانوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔ اب تک سینکڑوں مستحق گھرانے اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل رہائش کی سہولت حاصل کر چکے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مستحق بھائیوں کو گھر مہیا کرنے کی خاطر اس تحریک میں اپنی مالی وسعت اور استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں اس تحریک میں شمولیت کے لئے احباب کرام سے موثر رابطے کی درخواست ہے۔ نیز مخیر احباب کے پتہ جات ارسال کرنے کی درخواست ہے تا براہ راست رابطہ بھی کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سعی مشکور کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد منصوبہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندگی آرزوؤں کے موافق نہیں چلتی- تمناؤں کا سلسلہ اور ہے' قضاء و قدر کا سلسلہ اور ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 27- فروری 1998ء بمطابق 27 تبلیغ 1377 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے سورہ بنی اسرائیل آیات 20 تا 22 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

یہ وہ آیات ہیں جن کی میں نے تلاوت کی ہے اور جن کا میرے آج کے خطبے کے مضمون سے تعلق ہے- مگر اس سے پہلے کہ میں ان آیات کی کچھ تفسیر بیان کروں مناسب ہوگا کہ میں ان کا لفظی ترجمہ یا تقریباً لفظی ترجمہ آپ کے سامنے پیش کردوں- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) جو بھی آخرت کا ارادہ کرے اس میں جو سے مراد شخص واحد بھی ہو سکتا ہے اور عموماً لوگ- جیسے مَن کے اندر جمع بھی داخل ہوتی ہے تو جو لوگ بھی یا جو بھی آخرت کا ارادہ کرے (-) اور آخرت کے لئے اپنی کوششوں کو وقف کردے جو کچھ بھی اس کو توفیق ہے اس کے مطابق وہ آخرت کو حاصل کرنے کی کوشش کرے (-) لیکن شرط یہ ہے کہ (صاحب ایمان) ہو (-) پس ایسے لوگ ہیں جن کی کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا- مشکور سے مراد یہاں یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ لفظوں میں ان کا شکریہ ادا کر رہا ہے' مشکور سے مراد وہ نعمتیں ہیں' وہ کوششیں ہیں جو قدر کی نگاہ سے دیکھی جائیں گی-

میں سمجھتا ہوں کہ خطبے کے آغاز ہی میں ان کے کچھ تفسیری پہلو بھی بیان کردوں تو پھر تسلسل ٹوٹے گا نہیں اس لئے بجائے محض ترجمہ آپ کے سامنے رکھنے کے میں اب اس کو ذرا تفصیل سے بیان کر رہا ہوں- (-) ہم ان میں سے ہر ایک کی مدد کرتے ہیں ان لوگوں کی بھی اور ان لوگوں کی بھی (-) تیرے رب کی عطاء کے نتیجے میں- یہ تیرے رب کی ایک خاص عطاء ہے جس کی وجہ سے ہم' جو لوگ کوشش کرتے ہیں' ان کی مدد کرتے ہیں (-) اور تیرے رب کی عطا ایسی ہے جسے روکا نہیں جا سکتا- جب وہ فیصلہ کر لیتا ہے کہ میں کسی پر اپنی رحمت فرماؤں گا' کوئی عطا کروں گا تو کوئی اس کے راستے میں حائل نہیں ہو سکتا-

(-) دیکھ لیں کس طرح ہم نے ان میں سے بعض کو بعض دوسروں پر فضیلت دی (-) اور آخرت (-) درجات کے لحاظ سے بھی بہت بڑی ہے (-) اور فضیلت کے لحاظ سے بھی بہت بڑی ہے- ان آیات میں آغاز میں جو سعی کا ذکر فرمایا گیا ہے وہ ایک ہی گروہ معلوم ہوتا ہے لیکن آخر پر جو سعی کے ذکر کے تعلق میں مزید باتیں بیان فرمائیں ان میں دو گروہ دکھائی دینے لگے ہیں- (-) جو کوئی بھی آخرت کا ارادہ کرے یا جو لوگ بھی آخرت کا ارادہ کریں اور اس میں وہ اپنی کوششوں کو محو کردیں (-)

ہر وہ شخص جو ایسا کرے اور ہر وہ شخص چونکہ سوسائٹی میں کثرت کے ساتھ پایا جاتا ہے تو اس کی کثرت کو مدنظر رکھتے ہوئے آخر پر فرمایا (-) بظاہر پہلے واحد کا ذکر چل رہا تھا مگر اس آیت کے آخری حصے نے ثابت کردیا کہ واحد مراد نہیں ہے- ایسے تمام لوگ مراد ہیں اور سوسائٹی کے وہ حصے جو اس پر عمل پیرا ہوں ان سب کے لئے خوشخبری ہے کہ ان کی کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا- اب یہ ایک ہی گروہ ہے جس کا تسلسل سے ذکر چل رہا ہے لیکن اگلی آیت میں فرمایا (-) ہم ان میں سے ہر ایک کو مدد دیتے ہیں ان کو بھی اور ان کو بھی-

یہ ان اور ان کون لوگ ہیں اس کی تفصیل اگلی آیت میں نظر آتی ہے جس میں فرمایا گیا (-) کہ دیکھ ہم نے ان میں سے بعض کو بعض دوسروں پر فضیلت دی ہے- پس جو بھی آخرت کی کوشش کرنے والے ہیں ان میں ایک گروہ نسبتاً کم فیض یافتہ دکھائی دیتا ہے- یعنی خدا تعالیٰ جن کو رزق عطا فرماتا ہے ان میں سے ان کو روحانی' ذہنی اور جسمانی اور مالی رزق نسبتاً کم عطا ہوتا ہے اور کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کو ایک دوسرے پر فضیلتیں عطا کی جاتی ہیں- تو فرمایا یہ دونوں گروہ ایسے ہیں جن کی ہم مدد کرتے ہیں یا ان دونوں گروہوں کی ہم مدد کریں گے اگر یہ خدا کی راہ میں جدوجہد کریں اور آخرت کو اپنا لیں اور اسی کی کوشش کریں تو اس راہ کی مشکلات اللہ کی مدد سے دور کی جا سکتی ہیں اور جب تک اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل نہ ہو یہ مشکلات دور نہیں ہو سکتیں-

چنانچہ (-) ایک اشارہ یہ بھی ہے کہ دنیا کے دو گروہ ہوتے ہیں ایک وہ جن کو خدا فضیلت دیتا ہے اور دوسرے جن پر ان کو فضیلت دیتا ہے- اور یہ دوسرے گروہ اور پہلے گروہ دنیا میں جب ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں تو ان کے نتیجے میں بدیاں بھی پیدا ہوتی ہیں اور ان بدیوں کے شر سے بچنے کے لئے بھی دعا ہی ہے جو مددگار ہے اس کے سوا انسان کو ان سے بچنے کی ذاتی اہلیت نہیں ہے- یہ زیادہ تفصیلی مضامین ہیں- ان کی بحث کو چھوڑتا ہوں اور یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس دور میں جماعت کی تربیت میں میں نے ان آیات کو بہت ہی اہم اور راہنما پایا ہے- اور آگے جب میں حضرت (بانی سلسلہ) کے اقتباسات آپ کے سامنے پڑھوں گا تو ان کا ان کے ساتھ گہرا تعلق دکھائی دینے لگے گا-

اس تمہید کے بعد میں اب جماعت سویڈن کا ذکر کرنا چاہتا ہوں- پہلے ہلکے اشاروں کنایوں میں میں نے ان کی باتیں کیں پھر پچھلے خطبے میں کھل کر ان کی باتیں کیں اور چونکہ میری نیت خالصتہً آخرت کی نیت تھی اور اللہ جانتا ہے کہ اس سلسلے میں جس قدر بھی دعائیں ممکن تھیں میں ساتھ کرتا رہا اس لئے میں گواہ ہوں اس بات کا (-) کہ ایسے لوگ جو آخرت کی نیت رکھ کر کوشش کرتے ہیں- اللہ تعالیٰ ضرور ان کی مدد فرماتا ہے اور ان کی کوششیں رائیگاں نہیں جاتیں-

آج میں اس کی گواہی کے طور پر یہ اعلان آپ کے سامنے کر رہا ہوں کہ سویڈن کے اکثر وہ خاندان جو میرے اس وقت مخاطب تھے اگرچہ ان کے نام نہیں لئے تھے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے واپس جماعت کی طرف لوٹ آئے ہیں اور جو ان کے لوٹنے کا انداز ہے' جو خطوط مجھے موصول ہوئے ہیں میرا دل یقین سے بھر گیا ہے کہ یہ توبہ ان کی سچی توبہ ہے اور آئندہ (اللہ نے چاہا تو) ان کی طرف سے مجھے دکھ نہیں دیا جائے گا- اس وقت مجھے ان کے خطوط پڑھتے ہوئے جو خوشی محسوس ہو رہی تھی اس خوشی نے ساری تلخیوں کو بھلا دیا اور آنحضرت ﷺ کی وہ حدیث قدسی یاد آگئی- جس میں اللہ تعالیٰ کے توبہ کرنے والے بندوں کے ساتھ ردعمل کا ذکر ہے- آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک انسان صحرا میں ستانے کے لئے ایک درخت کے سائے تلے لیٹ جاتا ہے اور بظاہر اپنے اونٹ کو محفوظ طریق پر جیسا کہ گھٹنے باندھے جاتے تھے تمام احتیاطوں کے ساتھ الگ بٹھا دیتا ہے- اس پر اس کا پانی' اس کا زاد

روزنامہ الفضل ربوہ- پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ- مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ- قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راہ سب کچھ ہوتا ہے لیکن جب شام کے وقت یا دو پہر گزرنے کے بعد اس کی آنکھ کھلتی ہے تو دیکھتا ہے کہ اونٹ غائب ہے۔ اونٹ بھی غائب ہے' زادراہ بھی غائب ہے۔ جو کچھ اس کا اثاثہ تھا' جو کچھ زندگی کو قائم رکھنے کے لئے ضرورتیں تھیں جو صحرا میں سب سے زیادہ پانی کی ضرورت ہوا کرتی ہے وہ سب کچھ غائب ہو گیا۔ ایسا شخص اگر دور افق پر نظر دوڑائے اور ہر طرف دیکھے کہ کہیں بھی اس اونٹنی کی واپسی کے آثار دکھائی دیں۔ (اس موقعہ پر حضرت صاحب کی آواز جذبات سے گلوگیر ہو گئی چنانچہ آپ نے فرمایا) جو میرا دل جذبات سے ابل رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے تصور سے کہ اللہ اس طرح اپنے بندوں کو دیکھتا ہے۔ اب اگر وہ لوگ جو توبہ کے محتاج ہیں ان کو یہ معلوم ہو کہ اللہ ان کا اس طرح انتظار کر رہا ہے تو بھاری تعداد توبہ کرنے والوں کی ہے جو لپکے گی اس طرف۔ تو اس سے زیادہ خوبصورت مثال توبہ کرنے والے اور توبہ قبول کرنے والے کے رشتے کی اور آپ کو کہیں نہیں ملے گی۔ وہ بندہ محتاج اور مجبور جس سے کچھ کھویا جاتا ہے جتنا اس کے کھوئے جانے کی تکلیف اس کو ہوتی ہے اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے کھوئے جانے کی تکلیف ہوتی ہے۔ ان معنوں میں کہ ان کے زیاں کا افسوس ہوتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اللہ کا کوئی دل ہے یا اس میں زیاں کے افسوس کی وہی کیفیت ہے جو ہماری ہے مگر حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے تمثیلات کے ساتھ انہیں اس طرح بیان کیا کہ ہم میں سے ہر ایک کے دل پر جو گزرتی ہے وہ ہم جانتے ہیں اور یہ پہچان لیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ قدر شناس ہے جتنا ہم قدر شناس ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ کھوئے ہوئے بندوں کی تکلیف محسوس کرتا ہے جس طرح ہم ایک لق و دق صحراء میں ایک گمی ہوئی اونٹنی کی تکلیف محسوس کرتے ہیں جس کے اوپر ہمارا سرمایہ حیات لدا ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ کا تو کوئی سرمایہ حیات نہیں جو اس کے کھوئے ہوئے بندوں پر منحصر ہو۔ اللہ تو غنی ذات ہے۔ سارا عالم بھی اس کو جھٹلا دے' اس کا انکار کر دے اس کو ایک ذرے کی بھی پرواہ نہیں ہو گی۔ اس کے باوجود یہ محبت' یہ اصل پیغام ہے۔ وہ بندہ تو مجبور ہے اس اونٹنی کے انتظار کے لئے جس پر اس کا سارا سرمایہ حیات ہے۔ وہ ذات تو مجبور نہیں ہے جس پر ساری کائنات کا انحصار ہے اس کو کوڑی کی بھی پرواہ نہیں کہ اس کو چھوڑ کر کہاں چلے جائیں۔ کوڑی کی بھی پرواہ نہیں ہونی چاہئے۔ پس اس استغناء کے باوجود وہ ہیجان جو اس بندے کے دل میں پیدا ہوا ہے اس ہیجان کا تعلق خدا سے ہو' جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے بیان فرمایا ہے' خالصتہً یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ اللہ کو اپنی مخلوق سے محبت ہے ورنہ محبت کے بغیر اس مسئلے کی سمجھ آ نہیں سکتی۔ اونٹ والے کا انتظار تو اپنی مجبوری' اپنی بقاء کی خاطر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بقاء کا گمشدہ بندوں سے کیا تعلق ہے لیکن ان کی بقاء اس کو پیاری ہے جیسے کوئی اپنے محبوب کو گمشدہ پائے اور باوجود اس کے کہ وہ محبوب کی زندگی اس پر انحصار رکھتی ہو وہ اس کے لئے بے چینی محسوس کرے گا۔ پس یہ جو بنیادی' مرکزی' گہرا پیغام ہے یہ ہے جو بے انتہا عزت اور توقیر کے لائق ہے۔

ہر انسان کو یہ سوچنا چاہئے کہ میرا خدا جو خالق ہے' جو رب ہے' جو مستغنی ہے وہ میرے ضائع ہونے پر بھی ایسا ہی دکھ محسوس کرے گا گویا اس کا انحصار مجھ پر تھا۔ لیکن اگر ایسا شخص واپس نہ آئے تو قرآن کریم کی آیات سے اور رسول اللہ ﷺ کی تشریحات سے پتہ چلتا ہے کہ پھر خدا مستغنی ہے پھر اس کی اس کو کچھ بھی پرواہ نہیں رہے گی' اللہ کو کوئی گزند نہیں پہنچے گا۔ پس اس پہلو سے جب میں جماعتوں کو نصیحتیں کرتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ ہمارے کھوئے ہوئے دوست واپس آ جائیں تو اس میں جماعت کا کوئی نقصان پیش نظر نہیں ہوا کرتا' کبھی بھی نہیں ہوا۔ مجھے علم ہے کہ اگر ایسے لوگ نصیحت کو نہیں مانیں گے اور واپس نہیں آئیں گے تو صرف اپنا نقصان کریں گے جماعت کا ہرگز کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ اس قطعی علم کے ساتھ مجھے کوشش کرنا ہے اور میں کوشش کرتا ہوں اور آپ سب کو اس کوشش میں اپنا مددگار بننے کی بار بار درخواستیں کرتا ہوں۔

تو یاد رکھ لیں اس بات کو' اس نکتے کو جو اس تفصیلی حدیث میں بیان فرمایا گیا ہے۔ اس کے فلسفے کو سمجھ لیں۔ اگر اس کے فلسفے کو سمجھ لیں گے تو پھر آپ میں سے صرف وہی میرا مددگار ہو گا جس کو بنی نوع انسان سے محبت ہے۔ جس کو بنی نوع انسان سے محبت نہیں اور تعلق نہیں ان پر میری باتوں کا کوڑی بھر بھی اثر نہیں پڑے گا۔ کیونکہ اس مضمون کا تعلق محبت سے ہے۔ جیسے خالق کو تخلیق سے محبت ہے اسی طرح خدا کے بندوں کے ساتھ آپ کی محبت ان کی کمزوریوں میں آپ کو بے چین کر دیتی ہے اور وہ بے چینی ہے جس کے لئے تلاش میں نظریں اٹھتی ہیں اور افق کو کھنگالا جاتا ہے نظروں سے کہ شاید کسی کونے سے ہماری کھوئی ہوئی چیزیں واپس آ جائیں۔

پس تمام جماعت کی تربیت کا یہ بنیادی راز ہے۔ اگر آپ کسی شخص کو کھویا ہوا دیکھیں اور دل میں نفرت پیدا ہو یا غصہ پیدا ہو یا تحقیر کے خیالات آئیں کہ یہ تو کچھ بھی نہیں گھٹیا سا انسان تھا' ایک گھٹیا سی لڑکی تھی' گھٹیا سی عورت' گھٹیا سا مرد' یہ جاتے ہیں تو جائیں دفع ہوں۔ اگر یہ خیال آئے تو آپ خود متکبر ہیں پھر آپ کو لوٹنے کی فکر کرنی چاہئے۔ آپ کو خود اپنے خدا کی طرف پہلے لوٹنا ہو گا ورنہ ان کھوئے ہوئے لوگوں کی آپ تلاش کر ہی نہیں سکتے۔ اور تربیت کے کام میں میری راہ میں سب سے بڑی مشکل یہی ہے کہ بڑے بڑے نیک اور مخلص کارکن اور کارکنات بھی تربیت کرتے وقت اپنے آپ کو اس شخص سے اعلیٰ سمجھتے ہیں جس کی تربیت کرنی ہے اور یہ نہیں جانتے کہ ان کی تربیت پر وہ مجبور ہیں اپنی محبت اور پیار کے نتیجے میں۔ اور محبت اور پیار جتنا زیادہ ہوں گے اتنا اعلیٰ اور ادنیٰ کا فرق مٹ جائے گا۔ یہ وہ مضمون ہے جس کو حضرت (بانی سلسلہ) نے اپنے ملفوظات میں کھول کھول کر بیان فرمایا ہے۔

پس جو واقعہ سویڈن میں گزرا اس کا بھی خالصتہً اس سے تعلق تھا۔ ہرگز جماعت کو ان لوگوں کی ضرورت نہیں تھی کہ ان کے بغیر جماعت چل نہیں سکتی لیکن جماعت کی ان سے محبت اور نظام جماعت کو ان سے محبت کی ضرورت تھی اور اس کے لئے کوشاں رہے۔ سالہا سال میں نے کوششیں کیں کہ ان لوگوں کو اپنا اندرونہ دیکھنے کی توفیق نصیب ہو اور وہ سمجھ لیں کہ نظام جماعت ایک تقدس رکھتا ہے۔ اس کے تقدس میں خلل ڈالنے والا ہر شخص جو بے ہودہ گوئی کرتا ہے' بدتمیزی اختیار کرتا ہے اس سے قطعاً ان کو تعلق توڑ لینا چاہئے اور یہ ان کے دل کا طبعی جذبہ ہو گا۔ پس یہ جو مضمون ہے کہ ایک شخص اس نظام کو احترام کی نظر سے نہیں دیکھتا' اس کی تخفیف کرتا ہے جو اللہ کی نمائندگی کرتا ہے وہاں اونٹنی کی طرح اس کے ضائع ہونے کا غم آپ کو نہیں لگنا چاہئے۔ وہاں وہ آیات آپ کی راہنما ہونی چاہئیں جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کسی کو میری محبتوں کے باوجود پرواہ نہیں تو مجھے بھی اس کی کوڑی کی بھی پرواہ نہیں پھر جہاں جاتا ہے بھٹکتا پھرے ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

پس جو پاک تبدیلیاں وہاں واقع ہوئی ہیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے وہ میرے لئے بے انتہا خوشی کا موجب ہیں لیکن اس کے ساتھ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جن کے جرائم نظام جماعت اور اس کی تذلیل کے تعلق میں بے حد گھناؤنے ہیں اور ہرگز ہم پسند نہیں کریں گے کہ وہ حضرت (بانی سلسلہ) کی جماعت میں' آپ کی جماعت کی بیوت الذکر میں آنا جانا رکھیں اور ماحول کو گندہ کریں۔ پس آج کے دن ایک عام معافی کا اعلان بھی ہو گا لیکن آج کے دن وہ سارے لوگ جن کی پہلے سے نظام کو اطلاع کر دی گئی ہے (بیت الذکر) میں آنے سے منع ہوں گے۔ وہ اور ان کے ساتھی جو ان کے ساتھ بیٹھتے رہے' اٹھتے رہے' جنہوں نے مکروہ باتیں اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھیں۔ ان پر اثر رکھتے تھے اور ہرگز پرواہ نہیں کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ان کو روکیں' وہ سارے آج کے معافی کے اعلان عام سے مستثنیٰ ہیں اور ان کو ہرگز اجازت نہیں کہ وہ ہماری (بیوت الذکر) کو گندہ کریں۔ آئندہ کیا ہوگا یہ اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا۔ لیکن آج کا یہی اہم اعلان ہے جس کو جماعت سویڈن جو یہ خطبہ سن رہی ہو اچھی طرح ذہن نشین کرلے۔

اس موقع پر میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ نیا نظام از سر نو شروع کیا جا رہا ہے اور نئے عہدیداروں کی ضرورت ہوگی اس لئے میں نے سوچا ہے کہ میرے نمائندہ کی موجودگی میں آج یا کل مناسب وقت میں نئے انتخابات کروالئے جائیں۔ یہ انتخابات عنقریب ہونے والے ہیں مگر اس دوبارہ روحانی ولادت کے نتیجے میں ضروری ہے کہ ابھی سے یہ انتخاب ہو جائیں اور اس کو ٹالا نہ جائے۔ ان انتخابات کے متعلق میں یہ اعلان کر رہا ہوں اور جماعت سویڈن غور سے سن لے کہ قاعدہ یہ ہے کہ مجلس شوریٰ کے نمائندے بڑی جماعتوں میں جہاں امارت ہو' وہ مجلس شوریٰ کے نمائندے جو ہر جماعت سے منتخب ہوتے ہیں وہی ان کا انتخاب کرتے ہیں اگرچہ ہنگامی موقعوں پر استثنائی طور پر مجھے اختیار ہے کہ وقتی طور پر ان قواعد و ضوابط کو ٹال دوں اور جو تربیت کی روح ہے اس کو پیش نظر رکھ کر استثنائی فیصلہ کروں مگر میں کلیتہً اس طریق کار کو نظرانداز نہیں کرنا چاہتا۔ یہ ایک بہت اچھا طریقہ ہے کہ جماعت کے نمائندے ہی آئندہ امارت اور مجلس عاملہ کا انتخاب کرتے ہیں لیکن ان کو جتنا وقت چاہئے اس وقت کے حصے کو میں الگ کر دیتا ہوں۔ اس لئے آج ہی آپ میں سے جن جماعتوں تک میری آواز پہنچ رہی ہے' یہ انتظار نہ کریں کہ بیس دن چاہئیں یا ایک مہینے کا نوٹس چاہئے' آج ہی اپنے میں سے متقی لوگوں کو چن کر گوٹن برگ کی طرف روانہ کردیں۔ اگر آج نہ کرسکیں تو کل تک وہاں پہنچ جائیں تاکہ سارے سویڈن کی نمائندگی میں ان کی آئندہ مرکزی مجلس عاملہ کا انتخاب ہو۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ اس بات کو نظرانداز نہیں کریں گے اور وہاں یہ سارے نمائندے (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) اکٹھے ہو چکے ہوں گے۔

جو نئی روح قائم ہونی ضروری ہے اس میں محبت کے رشتے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ **پہلی سب کدورتوں کو کلیتہً کالعدم کردیں جیسا کہ وہ تھیں ہی نہیں اور پیار اور محبت کے رشتوں پر اس نئے نظام کو مضبوط ڈوروں میں باندھیں۔** اور جب بھی کسی بھائی کے خلاف کوئی دل میں کدورت پیدا ہو تو حضرت (بانی سلسلہ) کے ان اقتباسات کو یاد کرلیا کریں جو اب میں آپ کے سامنے پڑھ کر سنانے لگا ہوں۔ حضرت (بانی سلسلہ) کا اقتباس جاری تھا جب (گزشتہ) خطبہ ختم ہوا۔ وہ حصہ جو رہتا ہے میں وہاں سے پڑھ کے سناتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں "انسان بہت آرزوئیں اور تمنائیں رکھتا ہے مگر غیب کی قضا و قدر کی کس کو خبر۔ زندگی آرزوؤں کے موافق نہیں چلتی" یہ ایک بہت ہی اہم پیغام یا نصیحت ہے جماعت کے لئے کہ آپ کی آرزوؤں کو اختیار ہی نہیں ہے کہ آپ زندگی ڈھال سکیں۔ ہزارہا آرزوئیں دل میں پیدا ہوتی ہیں' ہزارہا تمنائیں انسان کرتا ہے لیکن اس کی زندگی ان کے مطابق نہیں ڈھلتی۔

ساری دنیا کا معاشرہ بے چین ہے۔ اگر آرزوؤں کو طاقت ہوتی کہ زندگی کو اپنے مطابق ڈھال لیں تو دنیا میں ایک فرد واحد بھی بے چین دکھائی نہ دیتا۔ جبکہ دنیا کی بڑی بڑی حکومتوں کے سربراہ بھی اور امیر ترین آدمی بھی دل کے اندر ایک بے چینی محسوس کرتے ہیں۔ اس کا اظہار کریں نہ کریں لیکن جب بھی اظہار کے مواقع آتے ہیں ان سے یہی سنا جاتا ہے کہ وہ بے چین ہیں۔ اس وقت دنیا کی سب سے بڑی مملکت یعنی طاقتور مملکت امریکہ سنی جاتی ہے لیکن صدر کلنٹن کا حال دیکھ لیں اس کو کیا کیا بے چینیاں لاحق ہوئی ہوئی ہیں۔ اور عراق کے معاملے میں جو صدر کلنٹن کا ردعمل تھا ہرگز بعید نہیں کہ ذاتی بے چینیوں کا رخ موڑنے کی خاطر اس نے یہ سارے اقدامات کئے ہوں۔ بلکہ میرا پہلا ردعمل عراق کے متعلق صدر کلنٹن کے بیانات سے یہی تھا کہ ان کے اوپر جو گندے حملے کئے گئے ہیں جن کی تحقیق اگر ہو انصاف کے ساتھ' تو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ صدر کلنٹن صدر رہنے کے اہل نہیں رہیں گے۔ بعض امریکن چوٹی کے وکلاء کا بھی یہی خیال ہے کہ صدر کلنٹن کے متعلق اگر وہ الزامات ثابت ہو جائیں جن کے متعلق بھاری امکان ہے کہ ثابت ہو جائیں تو ان کو جیل میں بھی ڈالا جاسکتا ہے۔ اب دنیا کے ایک بلند ترین' مادی لحاظ سے بلند ترین طاقتور ملک کے صدر کا یہ حال ہو کہ اس کے اوپر ایک تلوار لٹکی ہو جس کو معلوم ہو کہ اگر سنجیدگی کے ساتھ کارروائیاں کی جائیں تو بعید نہیں کہ میں صدارتی محل کی بجائے کسی جیل کی کوٹھڑی میں چلا جاؤں اس کا دل بے چین ہی تو ہوگا' اس کی آرزوئیں اس کی کوئی بھی مدد نہیں کرسکتیں۔ پس وہ ردعمل جو میرے دل میں پیدا ہوا کہ قوم کی توجہ ہٹانے کے لئے اور از سرنو قوم کا ہیرو بننے کے لئے اور یہ فائدہ حاصل کرنے کے لئے کہ قوم مجرم سمجھے بھی تو اس موقع پر اپنے قومی ہیرو کو متعلق خطرات سے الگ کردے اس لئے یہ عراق والی کارروائی شروع ہوئی ہے اور یہ جو میرا تاثر ہے اس کی تائید میں بہت سے امریکن دانشور بھی ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ اس وقت صدر کلنٹن کا بچنا عراق والے اقدامات کی وجہ سے ہے اور بھاری اکثریت جو اس صدر کی تائید کر رہے ہیں ان سے جب یہ پوچھا جائے کہ آپ ان کو اس معاملے میں مجرم سمجھتے ہیں کہ نہیں؟ کہتے ہیں سمجھتے ہیں لیکن ہمیں پرواہ کوئی نہیں۔ صدر کی افادیت دوسری جگہ اتنی بڑی ہے کہ ہمیں اس چیز کی پرواہ نہیں کہ ان اخلاقی معاملات میں یہ مواخذے کے لائق ہو۔ اب اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ سارے امریکہ کی اخلاقی حالت ہی گر چکی ہے اور اس گری ہوئی اخلاق حالت کے بعد اخلاقی کمزوریاں وہ ردعمل پیدا نہیں کرتیں جو آج سے پچاس سال پہلے یا سو سال پہلے ردعمل پیدا کیا کرتی تھیں۔

حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں کہ آرزوؤں اور تمناؤں سے تمہاری زندگیاں ڈھالی نہیں جاتیں۔ **اگر آرزوؤں اور تمناؤں سے زندگیاں ڈھالی جاتیں تو دنیا میں کوئی بھی بے چین دکھائی نہ دیتا اور اب اگر تلاش کرو تو چین رکھنے والا آدمی مشکل ہی سے ملے گا ٹٹولنے کی بات ہے۔** اگر کریدو اور ٹٹولو تو معلوم ہوگا کہ ہر شخص مصیبتوں میں مبتلا ہے اور جو دعاؤں کی ڈاک اکٹھی ہوتی ہے اس کو کوئی ایک نظر سے دیکھ لے تو اس کو اندازہ ہو جائے گا۔ میں ایک دفعہ ڈاک دیکھ رہا تھا تو میری بچی دفتر میں آگئی' ایک بات کرنی تھی۔ اس نے کہا ابا یہ ڈاک آپ دیکھتے ہیں روزانہ' میں تو ساری عمر ان خطوں کا جواب نہیں دے سکتی۔ اگر ساری عمر میں لکھوں تو میں ان خطوں کا جواب نہیں دے سکوں گی۔ وہ ایک الگ مسئلہ ہے مگر میں بتانا چاہتا ہوں کہ ساری ڈاک بے چینیوں سے بھری پڑی ہوتی ہے کسی کو کوئی بے چینی لگی ہوئی ہے' کسی کو کوئی بے چینی لگی ہوئی ہے اور تمام بے چینیاں آرزوؤں کی ناکامی پر گواہ ہیں۔

پس حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں کہ "انسان بہت آرزوئیں اور تمنائیں رکھتا ہے مگر غیب کی قضاء و قدر کی کس کو خبر ہے" غیب سے اللہ کی تقدیر ظاہر ہو اس کو کون جانتا ہے "زندگی آرزوؤں کے موافق نہیں چلتی تمناؤں کا سلسلہ اور ہے قضاء و قدر کا سلسلہ اور ہے" کتنی سادہ سی' دل میں اتر جانے والی حقیقت کا بیان ہے مگر یہ سادہ سی دل میں اتر جانے والی حقیقت ہمیشہ فراموش کردی جاتی ہے یہ مصیبت ہے جو تربیت کی راہ میں حائل ہے۔ پس ایسے لوگ جو بڑے غور سے میرے خطبات کو سنتے ہیں کہ جھوٹ کے قریب نہیں جانا' یہ کرنا ہے وہ کرنا ہے اور واقعتہً دلی ایمان سے سرہلاتے ہیں کہ ہاں ہم نہیں کریں گے اور واپس جاتے ہیں تو ان کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ کیونکہ عادت اتنی گہری ہے جھوٹ کی کہ کسی نہ کسی موقع پر' کسی نہ کسی بہانے جھوٹ ضرور سر اٹھالیتا ہے تو **ایک جھوٹ ہی کے خلاف جہاد جو ہے بڑی محنت کو چاہتا ہے اور یہ وہ جہاد ہے جو ہر شخص کو اپنے دل میں کرنا چاہئے۔** اس پہلو سے حضرت (بانی سلسلہ) کی باقی تحریر میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

فرماتے ہیں "وہی سچا سلسلہ ہے جو قضاء و قدر کا سلسلہ ہے۔ خدا کے پاس انسان کے سوانح سچے ہیں" عظیم الشان ایک عرفان کا سمندر اس فقرے میں ڈوبا ہوا ہے۔ فرماتے ہیں خدا کے پاس انسان کے سوانح سچے ہیں۔ ایک سوانح وہ ہیں جو ہم دنیا میں لکھتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔ فلاں کی زندگی کے حالات' فلاں کی زندگی کے حالات اور ان میں بہت ہی احترام کے ساتھ' محبت کے ساتھ' مبالغے کے ساتھ اور بعض چیزوں کی پردہ پوشی کرتے ہوئے ایک (وفات یافتہ) کا ذکر خیر ملتا ہے لیکن بلاشبہ اس کی زندگی کا وہ پہلو نہیں اچھالا جاتا جو دراصل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی اندرونی پہلو ہے اور نہ اس کو اچھالنے کی کسی کو اجازت ہے۔ نہ کسی کو اس اندرونی پہلو تک رسائی ہے۔

پس (اس) نصیحت میں جہاں خیر کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے یعنی نیکی کے ساتھ موتیٰ کا ذکر کیا کرو وہ ہم اسی پر عمل کریں گے۔ گو ہم اسی پر عمل کریں گے اور بدیاں نہیں اچھالیں گے مگر حضرت (بانی سلسلہ) کی یہ بات اپنی جگہ اسی طرح قائم ہے کہ "خدا کے پاس انسان کے سوانح سچے ہیں" بہت ہی پیارا فقرہ ہے، بہت ہی دل ہلا دینے والا فقرہ ہے کہ ہمارے مرنے کے بعد جتنی مرضی لوگ ہماری تعریفیں کریں اور ہمیں اٹھا کر کہیں سے کہیں پہنچا دیں مگر ہماری زندگی کے وہ راز جو بھیانک راز ہیں جن تک صرف ہماری یا ہمارے بعض عزیز ترین قریبیوں کی رسائی ہے اس پر بھی تو کوئی سوانح لکھے اگر لکھنے کی اجازت ہو تو پھر ایک اور انسان کی تصویر ابھرے گی جو نہایت بھیانک ہو گی۔ ایسی تصویر ہو گی کہ ظاہری سوانح کے مقابل پر دل بے اختیار پکاریں گے کہ یہ سوانح سچے ہیں اور وہ سوانح جھوٹے تھے۔

تو حضرت (بانی سلسلہ) ان سوانح کی اشاعت کی تحریک نہیں فرما رہے، فرما رہے ہیں ان سوانح پر تم آگاہ ہو جو خدا کے ہاں سچے ہیں۔ ہر انسان کو خبر ہے ان سوانح کی۔ ہر انسان اگر چاہے تو اپنے دل میں ڈوب کر ان سوانح کی تفاصیل سے از سر نو آگاہ ہو سکتا ہے۔ از سر نو اس لئے کہ اکثر وہ جب دل میں ڈوبتا ہے تو اپنی نیکیوں کی باتیں ہی سوچتا ہے، اپنی بڑائی کے تذکرے ہی سوچتا ہے، یہی سوچتا ہے کہ مجھے دوسرے پر کیا فضیلت حاصل ہے۔ پس قرآن میں جن آیات میں فضیلت کا ذکر ملتا تھا وہی فضیلت ہے جو دھوکے کا موجب بھی بن جاتی ہے۔ اللہ نے تو فضیلت عطا فرمائی مگر جس کو عطا فرمائی وہ اپنی فضیلت کے تذکروں میں ہی ڈوبا رہتا ہے اور اپنے دعووں کی تلاش نہیں کرتا۔ جو سوانح خدا کے ہاں سچے ہیں وہ سوانح ایسے ہیں کہ اس کی ان تک رسائی ہو سکتی ہے کیونکہ اسی نے تو بنائے ہیں، ان سوانح کا خاکہ اسی کے اعمال ہی نے تو کھینچا ہے۔ پس اس پر غور کے بغیر کوئی سچی توبہ نصیب نہیں ہو سکتی اور کوئی سچی فضیلت حاصل نہیں ہو سکتی۔

"اس لئے دل کو جگا جگا کر غور کرنا چاہئے" اب دیکھ لیں کیسی پیاری بات ہے۔ یہ بتانے کے باوجود کہ خدا کے سوانح سچے ہیں ان پر عمل کرو حضرت (بانی سلسلہ) جانتے ہیں کہ اس کے باوجود دل سوئے رہیں گے۔ اس کے تذکرے کرتے چلے جائیں۔ بار بار کریں، عمر بھر کریں مگر جن دلوں کی آنکھ نہیں کھلنی، نہیں کھلے گی، وہ خواب غفلت میں سوئے پڑے رہیں گے اور یہ باتیں ان کے سر کے اوپر سے گزر جائیں گی اور سمجھیں گے کہ دوسروں کے متعلق ہو رہی ہیں ہمارے متعلق نہیں ہو رہیں اور اس میں ساری جماعت جو میرے مخاطب ہے (سوائے اس کے کہ خدا چاہے) سب کا یہی حال ہے۔ خود میرا بھی یہی حال تھا اب کم ہو چکا ہے اور دن بدن کم ہو رہا ہے مگر بسا اوقات میں اپنے آپ کو ایسی حالت میں پکڑ لیتا ہوں جہاں میں جانتا ہوں کہ میری سوچ درست نہیں تھی یعنی میرے قلبی رد عمل کی اصلاح کی ضرورت تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہی اچھا طریق ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے توجہ پھیر دی اور پکڑ لیا کہ اچھا طریق نہیں ہے۔

تو یہ سلسلہ اصلاح زندگی بھر کا سلسلہ ہے۔ اس لئے جیسے میں آپ کے سامنے اقرار کر رہا ہوں آپ لوگوں کے سامنے نہ کریں اپنے سامنے تو کریں، اپنے خدا کے سامنے تو کریں اور ان سچے سوانح سے ایک اور حکایت اپنے دل کی، اپنی زندگی کی لکھیں جن سچے سوانح کو جانتے ہوئے اللہ تعالیٰ ان سے صرفِ نظر فرماتا رہا ہے۔ جب چاہتا ہلاک کر سکتا تھا لیکن اس کی رحمت اور اس کے حلم نے ہلاکت کا فیصلہ کرنے کی بجائے مہلت دینے کا فیصلہ کیا۔ پس اس مہلت سے فائدہ اٹھائیں اور جان لیں کہ یہ مہلت ہمیشہ کی مہلت نہیں ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں ایسا واقعہ ہو سکتا ہے کہ قضاء و قدر کا سلسلہ ایسے وقت نازل ہو جائے کہ ابھی آپ کی تمنائیں باقی تھیں۔ ایسے وقت میں آپ کی زندگی کا سلسلہ منقطع ہو جائے جس کے بعد پھر کسی اصلاح کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

فرمایا "توحید کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں اپنے نفس کی اغراض کو بھی درمیان سے اٹھادے اور اپنے وجود کو اس کی عظمت میں محو کر دے" یہ پچھلی ساری بیماریوں کا علاج ہے۔ "توحید کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ اپنے نفس کی اغراض کو درمیان سے اٹھادے" اکثر لوگ توحید سے تعلق اس لئے رکھتے ہیں کہ ان کے نفس کی اغراض توحید سے تعلق رکھے بغیر پوری ہو نہیں سکتیں اور اسی حد تک ان کا تعلق رہتا ہے کہ ان کے لئے ملک عدم کی طرف لوٹنے کا وقت آجاتا ہے یا ملک عدم تو یونہی محاورہ ہے آخرت کی زندگی کی طرف لوٹنے کا وقت آجاتا ہے لیکن خدا کے سچے اور پاک لوگ خصوصاً انبیاء توحید کی اس قسم سے تعلق رکھتے ہیں جو حضرت (بانی سلسلہ) بیان فرما رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں اپنے نفس کے اغراض کو بھی درمیان سے اٹھا دیتے ہیں اور اپنے وجود کو اس کی عظمت میں محو کر دیتے ہیں۔ یہ جو تعلق ہے یہ ہر قسم کی اصلاح کی قدرت رکھتا ہے۔

جو توحید کے لئے اپنے نفس کی اغراض کو اٹھادے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو توحید سے متصادم اغراض ہیں ان کی کوئی بھی حیثیت نہ دیکھے۔ وہ ساری زندگی توحید کے مطابق ہو جائے گی۔ اس سے بہتر علاج ان بیماریوں کا نہیں ہے جو اس سے پہلے بیان کی جاتی رہی ہیں۔ **توحید کی خاطر اپنے نفس کی اغراض کو بیچ سے اٹھادے۔ اللہ تعالیٰ سے توحید کا تعلق مانگے اور اپنی نفسانی اغراض کی طلب نہ کرے۔** توحید باری تعالیٰ اس کی اغراض پر نگاہ رکھے گی اور جو غرض وہ پوری فرمائے گا وہی حقیقت میں ہمارے فائدے کی غرض ہو گی۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ کی دعا میں نے بارہا آپ کو یاد دلائی ہے (-) یہ نہیں کہا کہ میری یہ غرض ہے اور میری یہ غرض ہے، میری وہ غرض ہے۔ اغراض تو اس دعا میں مضمر ہیں لیکن فرمایا جو تو پسند فرمائے وہ غرضیں پوری کر دے تو اس دعا کے نتیجے میں دیکھیں آپ کو سب کچھ حاصل ہو گیا۔ دنیا بھی حاصل ہوئی اور آخرت بھی حاصل ہو گئی۔

تو حضرت (بانی سلسلہ) اس فقرے میں یہی بات بیان فرما رہے ہیں کہ **اپنے نفس کی اغراض اللہ کے تعلق میں اپنی نظر سے اٹھا دو۔ ان کو اٹھا کر ایک طرف کر دو پیچھے صرف توحید کی محبت باقی رہ جائے گی** اور جب توحید کی محبت میں آپ اپنی اغراض کو ایک طرف پھینکیں گے تو اللہ آپ کی اغراض کا نگران ہو جائے گا۔ اللہ لازماً آپ کی مدد فرمائے گا (-) یہ مضمون بھی ہے۔ ان خدا تعالیٰ کی طرف سے فضل پانے والوں کے ساتھ، ہر گروہ کے ساتھ اللہ کا ایک مدد دینے کا تعلق ہے اور مدد اس کو دے گا جو خدا کی مدد کے سوا کسی اور مدد کا سہارا ڈھونڈے ہی نہیں یہ بھی توحید کی ایک قسم ہے۔

پس بہت دعائیں کرنے والے اپنی دعاؤں کے ماحصل سے غافل ہوتے ہیں یعنی جو ان کی دعاؤں کو پھل لگنا چاہئے وہ نہیں لگتا اور ان کو نہیں پتہ چلتا کہ کیوں نہیں لگ رہا (-) میں وہ لوگ ہیں جن کے متعلق فرمایا کہ وہ آخرت کی سعی کرتے ہیں یعنی دنیا طلبی کا ان کے دلوں میں کوئی اشارہ تک نہیں ہوتا ان ہیں سے ان کی ہر قسم کی اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتا ہے اور ان کو مدد دیتا ہے جو مدد کے دوسرے راستے کاٹ ڈالتے ہیں۔ تو ان آیات میں جو گہرا فلسفہ ہے کہ آپ کی دعائیں کیسے مقبول ہوں گی وہ کھول کر بیان فرمایا گیا اور حضرت (بانی سلسلہ کی تمام باتیں اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق ہیں) ان سے ہٹ کر نہیں۔ پس وہ آیات جو ہم روز پڑھتے چلے جاتے ہیں اور پڑھتے چلے جاتے ہیں مگر ان کے مرکزی نکتے کو نظر انداز کرتے چلے جاتے ہیں حضرت (بانی سلسلہ) بار بار اس طرف نظر کو پھیرتے ہیں اور توجہ دلاتے رہتے ہیں جیسا کہ فرمایا اس لئے دل کو جگا جگا کر غور کرنا چاہئے۔

یہ امور ایسے نہیں ہیں جن کو سادہ آدمی نہ سمجھ سکیں، جن کو سمجھنے کے لئے کسی صاحب عرفان بڑے عالم کی ضرورت ہو۔ یہ سارے وہ امور ہیں جن کا تعلیم یافتہ، غیر تعلیم یافتہ، ہوشیار اور سادہ سب سے برابر کا تعلق ہے اور سب ان کو برابر سمجھ سکتے ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتا تو اسلام کی یہ تعلیم صرف چیدہ چیدہ انسانوں کے لئے ہوتی اور عوام الناس جو خدا ہی کے بندے ہیں ان پر یہ تعلیم چسپاں نہ ہو سکتی۔ مگر میرا یہ مذہب میرا کامل یقین ہے کہ یہ تعلیمات اپنے اندر جتنی بھی گہرائیاں رکھیں ان میں ڈوبنے کے امکانات تو بہت موجود ہیں مگر اپنی سطح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر بھی وہ پیغام دے رہی ہیں جو ہماری نجات کے لئے ضروری ہے اور ہماری نجات کے لئے کافی ہے۔ پس جو باتیں میں آپ سے بیان کرتا ہوں ہرگز ایسی نہیں کہ ان کو سمجھنے کے لئے عالم ہونا ضروری ہو۔ سادہ انسانی تجربوں میں میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں (۔)

اب جہاں تک پرواہ نہ کرنے کا تعلق ہے وہ مضمون بھی حضرت (بانی سلسلہ) بیان فرما رہے ہیں۔ پہلے میں نے اس مضمون سے بات شروع کی تھی جہاں بے انتہا پرواہ ہے اور اب بے پرواہی کی باتیں بھی سن لیں۔ "اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی" ان دو فقروں میں ایک ایسا آپ کو تضاد دکھائی دے گا جو اونٹ والے واقعہ سے متصادم دکھائی دیتا ہے۔ "اللہ تعالیٰ پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ وہ بندہ' وہ گنہگار جس کا ذکر اس صحرائی اونٹ کے واقعہ میں بیان ہوا ہے اس پر آپ غور کرکے دیکھیں کہ **خدا کی خوشی اس وقت ہوتی ہے جب وہ خدا کا بندہ لوٹتا ہے جیسے گمشدہ اونٹ کے لوٹنے پر اس کے مالک کو خوشی ہوتی ہے۔ جو غائب ہو جائے اس کے نتیجے میں اس کو کوئی خوشی حاصل نہیں ہوتی۔** تو یہاں پرواہ کا مضمون اس طبعی محبت و اطمینان سے تعلق رکھتا ہے جس کی گویا خدا راہ دیکھ رہا ہے۔ پس یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف صالح بندوں کی پرواہ کرتا ہے اور گنہگاروں کی نہیں پرواہ کرتا۔ وہ گنہگاروں کی پرواہ ان معنوں میں کرتا ہے کہ کسی وقت تو وہ پلٹیں اور کسی وقت تو صالح بندے بننے کی کوشش کریں۔ یہ بات ہے جو اس ظاہری تضاد کو دور کرتی ہے۔ فرمایا اگر تم اس کے صالح بندے بننا چاہتے ہو ایسے بندے جن کی وہ بے حد پرواہ کرے گا تو پھر آپس میں ایک دوسرے کی پرواہ شروع کردو۔ اگر تم آپس میں ایک دوسرے کی پرواہ نہیں کروگے تو اللہ بھی تمہاری پرواہ چھوڑ دے گا۔ آپس میں اخوت اور محبت پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ" اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو بہلانے کے لئے ہلکی پھلکی گفتگو نہ کرو' لطائف بیان نہ کرو' یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو حضرت (بانی سلسلہ) کی اپنی تحریرات اور اپنے سوانح سے مختلف ہیں۔

حضرت (بانی سلسلہ) بھی بسا اوقات مجالس میں' بعض دفعہ مناظروں میں بھی لطائف بیان فرمایا کرتے تھے اور آپ کی عبارت میں بھی ایک ایسی لطافت تھی جو دل کو ہلکا پھلکا کرتی ہے۔ تو تمسخر اور ہزل اور چیزیں ہیں۔ تمسخر اور ہزل میں ہمیشہ کسی دوسرے کی تخفیف مراد ہوتی ہے۔ کسی شخص کو اپنے سے ادنیٰ جاننے کے نتیجے میں' کسی شخص کو گھٹیا سمجھنے کے نتیجے میں اگر آپ کوئی مذاق کریں تو یہ ہزل اور تمسخر کی ذیل میں آئے گا۔ اس قسم کے ہزل اور تمسخر تکبر سے پیدا ہوتے ہیں اور تکبر بدترین گناہ ہے۔ پس جب بھی آپ سوسائٹی کے حالات پر غور کریں آپ کو وہاں مختلف قسم کے لطیفہ گو دکھائی دیں گے۔ بعض ایسے لطیفہ گو ہیں جو بات کی لطافت کی لذت میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں پھر ساری مجلس ہنسی سے زعفران بن جاتی ہے تو کسی شخص واحد کے ذلیل ہونے کا تصور نہیں ہوتا۔ سوسائٹی میں کسی ایک پر حملہ مقصود نہیں ہوتا ایسے لطائف کو ہزل نہیں کہا جاتا لیکن کچھ لطیفہ گو ایسے ہوں گے جو آپ اب غور کریں تو شناخت کرلیں گے وہ ہمیشہ ایسی بات کرتے ہیں جس سے آپ میں سے کسی بھائی کی تذلیل مراد ہوتی ہے اور وہ بڑا ہنستے ہیں کہ وہ اس قسم کا آدمی ہے اس قسم کا آدمی ہے اور اس کے متعلق جھوٹی باتیں بھی بیان کرتے ہیں اور جھوٹی مثالیں بھی بیان کرتے ہیں اور اس معاملے میں بڑے شہرت یافتہ ہوتے ہیں کہ بڑا مزاحیہ آدمی ہے اس نے فلاں کے گنج کا ایسا مذاق اڑایا' فلاں کی غربت کا ایسا مذاق اڑایا۔ فلاں کی لاعلمی کا ایسا مذاق اڑایا' یہ لوگ ہیں جو ہزل اور تمسخر کی حد میں آتے ہیں **اور بعض لوگوں کی ساری زندگی ہزل اور تمسخر کے گھیرے کے اندر صرف ہوتی ہے۔ اگر وہ میری بات سن رہے ہیں تو جب بھی وہ لطیفہ گوئی کریں اس پر غور کر کے دیکھیں کہ لطیفے کا آغاز دل کے اندر کس حصے میں اپنی جڑیں رکھتا ہے۔** اگر وہ ان کی کسی قسم کی بڑائی اور برتری اور اپنے بھائی کی تذلیل کے اس دائرے میں پیوند ہے' اس دائرے میں دبا ہوا ہے جو دل میں موجود ہوتے ہیں' مختلف دل کے دائرے ہیں کچھ یہاں' کچھ وہاں' کہیں تکبر ہے کہیں نیکی کے آثار بھی ہیں تو اس لئے میں آپ کو تفصیل سے سمجھا رہا ہوں کہ اگر تمسخر کے وقت آپ غور کرکے دیکھیں تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ اس تمسخر کی جڑیں آپ کے دل میں کہاں واقع ہیں۔ وہاں اگر نیکی اور بھلائی ہو' اگر محض لطافت ہو' اپنے ماحول کو خوشگوار بنانا مقصود ہو اور کسی اور کی برائی مقصود نہ ہو تو یہ ہرگز ہزل اور تمسخر نہیں جس کی حضرت (بانی سلسلہ) اپنی جماعت کو اجازت نہیں دیتے۔

فرماتے ہیں' تمسخر کی اب تعریف دیکھ لیں۔ تمسخر میں جھوٹ کا عنصر شامل ہوتا ہے۔ لازم ہے کہ کچھ نہ کچھ جھوٹ تمسخر میں ضرور شامل ہو اس لئے انبیاء کے ساتھ غیر سوسائٹی کا جو سلوک ہے اس کو قرآن کریم نے تمسخر کے رنگ میں بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں' اب تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر جس کو معمولی سمجھا گیا اگر اس میں جھوٹ کا عنصر شامل ہے تو یہ پودا اکھیڑا جائے گا اور شجرہ خبیثہ کی طرح ادھر ادھر تمام دنیا میں یہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہے گا اور اس کی زندگی کا پانی سوکھ جائے گا اس ہواؤں کے ذریعے اس طرف سے ادھر لے جائے جانے والے پودے میں رفتہ رفتہ کوئی جان بھی باقی نہیں رہے گی اور یہ وہ باتیں ہیں جو آپ میں سے ہر ایک کو سمجھنی ہیں' لازماً سمجھنی ہیں اور لازماً سمجھ سکتے ہیں۔ موٹی' معمولی عقل کا انسان بھی ان باتوں کو سمجھ سکتا ہے کہ جب بھی اس کی طبیعت مذاق کی طرف مائل ہو اپنے دل کو ٹٹولے اور دیکھے کہ یہ مذاق دل کے کس حصے میں پیوستہ ہے وہ دل کا Soil یعنی وہ سرزمین دل کی جہاں یہ پیوستہ ہے وہ اگر پاک اور صاف ہے اور اس میں گندے پودے کے اگنے کی گنجائش نہیں ہے تو پھر آپ فائز ہیں۔ آپ وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ فوز عظیم کی خوشخبری دیتا ہے ورنہ ضرور آپ نے اکھڑنا ہے اور اکھڑ کے بالآخر موت کی طرف آپ کا سفر شروع ہو جائے گا۔ فرمایا "تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کرکے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے" **میں نے بہت گہری نظر سے ایسے لوگوں کا مطالعہ کیا ہے سو فیصد درست بات ہے کہ اس قسم کے تمسخر میں مبتلا لوگ پھر اپنی نیکی کی حالت پہ کبھی بھی قائم نہیں رہتے۔ پہلی جگہ سے اکھڑتے ہوئے دوسری جگہ چلتے چلے جاتے ہیں جہاں موت ان کا انتظار کرتی ہے۔**

اس کا علاج کیا ہے؟ "آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آیا کرو" اب یہ جو روزمرہ کی عزت ہے یہ دل کی صفائی کے ساتھ ہونی چاہئے۔ بعض دفعہ تمسخر کرنے والے بھی ایک عزت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو ہم عزت سے پیش آرہے ہیں کسی آدمی کو چھوٹا دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں آؤ بادشاہو بیٹھو اٹھو۔ بادشاہو کہہ کر بظاہر عزت کرتے ہیں اور حقیقت میں سخت تذلیل کرتے ہیں۔ کسی غریب آدمی کو (کہتے ہیں) سیٹھ صاحب تشریف لائیے اور وہ کہتے ہیں ہم نے تو سیٹھ ہی کہا ہے نا۔ لیکن مراد یہ ہے کہ یہ شخص اتنا غریب ہے اور بے کار ہے کہ سیٹھ کا بالکل Opposite ہے۔ پس بظاہر اس کی عزت ہوئی ہے سیٹھ کہہ کر مگر اس سے زیادہ تکلیف دہ خنجر اس کے دل میں نہیں گھونپا جا سکتا۔ اس کو غریب کہہ دیتے تو اس کو اتنی تکلیف نہ ہوتی۔ اگر غریب کو سیٹھ کہا جائے تو اس کو اپنی غربت یاد آجاتی ہے اور برے رنگ میں یاد آتی ہے' تکلیف پہنچاتی ہے۔

پس چونکہ اب وقت ہو چکا ہے میں اس مضمون کو یہاں ختم کرتا ہوں۔ یہ مضمون (اللہ نے چاہا تو) جاری رہیں گے اور میری کوشش ہوگی کہ جماعت حضرت (بانی سلسلہ) کے تصور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لے۔ پس آج کی یہ بڑی خوشخبری ہے کہ جماعت سویڈن نے ایک کوشش کی ہے کہ حضرت (بانی سلسلہ) کے اس تصور کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لے۔ تو یہ دعا ہے کہ اب ہمیشہ اس بات پر مضبوطی سے قائم ہو جائیں اور موت تک کبھی ان نیکیوں کو ہاتھ سے نہ جانے دیں جو نیکیاں اختیار کرنے کا آج وہ عزم کر چکے ہیں۔ اور اس مجلس میں جو وہاں قائم کی جائے گی میری نمائندگی کے زیر صدارت اس میں دوبارہ اس عہد کو دہرایا جائے گا۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر 11 مئی 1998ء

12-45 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو کا پروگرام۔
1-35 رات۔ درس القرآن 97-1-27۔ ازبیت الفضل لندن۔
2-45 رات۔ ڈاکومنٹری۔ ہالینڈ۔
3-40 رات۔ چینی زبان سیکھئے۔
4-50 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ وقف نو پروگرام۔
5-30 صبح۔ لقاء مع العرب۔
7-15 صبح۔ اردو کلاس۔
8-30 صبح۔ چینی زبان سیکھئے۔
8-50 صبح۔ انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات
10-50 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ وقف نو پروگرام۔
11-30 دوپہر۔ درس القرآن۔ 97-1-27۔ ازبیت الفضل لندن۔
1-10 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-25 دوپہر۔ اردو کلاس۔
3-30 دوپہر۔ سپورٹس۔
4-30 سہ پہر۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
7-00 شام۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
8-05 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-35 رات۔ اردو کلاس۔

☆......☆......☆......☆

منگل 12۔ مئی 1998ء

12-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ ملاقات۔
1-10 رات۔ تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
2-00 رات۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
3-35 رات۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
4-50 رات۔ چلڈرنز کارنر ملاقات۔ لقاء مع العرب۔
5-15 صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-15 صبح۔ سپورٹس۔
6-50 صبح۔ اردو کلاس۔
7-55 صبح۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
8-25 صبح۔ تقریر از ڈاکٹر لطیف احمد قریشی۔
8-45 صبح۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
10-50 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ ملاقات۔
11-20 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ 96-10-11
12-30 دوپہر۔ تعلیم دین حق۔
1-05 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-05 دوپہر۔ اردو کلاس۔
3-15 دوپہر۔ طبی معاملات۔ دانتوں کی تکالیف۔
4-30 سہ پہر۔ فرنچ زبان سیکھئے۔
7-10 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
8-15 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-30 رات۔ اردو کلاس۔

☆......☆......☆......☆

بدھ 13۔ مئی 1998ء

12-30 رات۔ چلڈرنز کارنر۔
〃 رات۔ آیئے نماز سیکھیں۔
1-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ
1-40 ہماری کائنات۔
2-05 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس 98-5-12
3-10 رات۔ حکایت شیریں۔
3-25 رات۔ فرنچ زبان سیکھئے۔
4-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ آیئے نماز سیکھیں۔
5-05 صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-05 صبح۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔
6-35 صبح۔ طبی معاملات۔
7-10 صبح۔ اردو کلاس۔
8-10 صبح۔ فرنچ زبان سیکھئے۔
8-40 صبح۔ حکایات شیریں۔
8-50 صبح۔ ترجمہ القرآن کلاس۔
10-45 صبح۔ چلڈرنز کارنر آیئے نماز سیکھیں۔
12-05 دوپہر۔ ہماری کائنات۔
12-30 دوپہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔
1-15 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-15 دوپہر۔ اردو کلاس۔
3-00 دوپہر۔ گفتگو۔
7-20 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔ 98-5-13
8-25 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-30 رات۔ اردو کلاس۔

☆......☆......☆......☆

جمعرات 14۔ مئی 1998ء

12-35 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ ملاقات۔
1-00 رات۔ المائدہ۔
1-25 رات۔ پیرہن۔
2-00 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔ 95-5-13
4-40 رات۔ چلڈرنز کارنر ملاقات۔
5-10 صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-45 صبح۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔
7-20 صبح۔ اردو کلاس۔
8-50 صبح۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
10-45 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ ملاقات۔
11-15 دوپہر۔ سندھی پروگرام خطبہ جمعہ۔
12-20 دوپہر۔ المائدہ۔
12-40 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
1-50 دوپہر۔ اردو کلاس۔

درخواست دعا

○ مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب سابق مینجر الفضل ربوہ کی اہلیہ مکرمہ ممتاز اختر صاحبہ عرصہ دو سال سے اعصابی تکلیف میں مبتلا ہیں اور کراچی میں اپنی بیٹی ڈاکٹر منصورہ کے پاس بغرض علاج مقیم ہیں۔

○ مکرم محمد مقصود احمد منیب صاحب مربی سلسلہ کی خوشدامن صاحبہ جن کو فالج کا حملہ ہوا تھا اور بلڈ پریشر بہت تیز تھا اب خدا کے فضل سے بلڈ پریشر نارمل ہے۔

○ مکرم عزیز احمد ملک صاحب معلم وقف جدید محلہ دارالفتوح ربوہ کی اہلیہ لمبے عرصہ سے شوگر کی مریضہ چلی آرہی ہے۔ اور پاؤں کے نیچے زخم کی وجہ سے دردوں میں اضافہ ہے۔

○ مکرم طارق محمود صاحب طارق الیکٹریکل سروس کی بچی بعمر 5 دن سے یرقان اور کمزور ہونے کی وجہ سے ہسپتال فضل عمر میں داخل ہے اس سے پہلے ایک بچہ ہو کر فوت ہو گیا تھا۔

مکرم مظفر خان صاحب حافظ والا ضلع میانوالی 98-5-1 کو جب نماز فجر کے لئے اٹھے تو اچانک گرنے کی وجہ سے ان کی بائیں ٹانگ پنڈلی سے ٹوٹ گئی۔

ان سب کے لئے احباب دعا کریں

سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر نثار احمد مورانی آنریری معلم وقف جدید نوکوٹ سندھ بعمر 58 سال بقضائے الٰہی مورخہ یکم مئی کو وفات پاگئے دو مئی کو جنازہ ربوہ پہنچا بعد نماز عصر بیت مبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے دعا کروائی۔ ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَالنَّاصِر
کراچی میں اعلیٰ زیورات خریدنے کے لئے آپ کا شوروم
نیو الرّحیم جیولرز
خورشید مارکیٹ حیدری۔ کراچی
فون 3442 - 664 - 0231-664
فیکس 6643299 (21 - 92)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ :9 مئی-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

غروب آفتاب پیر 11 مئی	6-58
طلوع آفتاب منگل 12 مئی	5-11

عالمی خبریں

اقوام متحدہ کے انسپکٹروں کے سربراہ رچرڈ بٹلر نے عراق پر عائد سفری پابندیاں اٹھانے کی سفارش کی ہے۔ انہوں نے سلامتی کونسل کے نام خط میں کہا ہے کہ پچھلے سال عراقی افسروں کے سفر پر جو پابندی عائد کی گئی تھی عراق نے اس کو اٹھانے کے لئے تمام شرائط پوری کردی ہیں۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ امریکہ پابندیاں ختم کرنے کی مخالفت نہیں کرے گا۔ کیونکہ ان کی زیادہ اہمیت نہیں ہے۔

شمالی کوریا نے نیوکلیائی پروگرام دوبارہ شروع کرنے کی دھمکی دی ہے۔

فرانس اور جرمنی میں بے روزگاری کے خلاف 75 لاکھ افراد نے مظاہرہ کیا۔ دونوں ممالک میں ناقص منصوبہ بندی کے باعث بے روزگاری تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اس وقت فرانس میں 30 لاکھ اور جرمنی میں 45 لاکھ افراد بے روزگار ہیں۔

چین میں ایک عمارت گرنے سے 20۔ افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔

اٹلی میں طوفان بادوباراں سے مرنے والوں کی تعداد 80 ہوگئی ہے۔

انڈونیشیا میں صدر سہارتو کے خلاف مظاہرے جاری ہیں۔ پولیس اور طلباء میں جھڑپوں میں دو افراد مارے گئے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

ملکی خبریں

لاہور ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے حکومتی اپیل منظور کرتے ہوئے فیصلہ دیا ہے کہ بلدیاتی الیکشن 20۔ مئی کو ہوں گے۔ ووٹر لسٹوں کا مردم شماری سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پرانا الیکشن شیڈول قابل عمل رہے گا۔

ڈاکٹر جان جوزف بشپ آف فیصل آباد (جن کی عمر 62 سال تھی) نے توہین رسالت کے ایک ملزم مسیحی کارکن "ایوب مسیح" کو عدالت کی طرف سے سنائی جانے والی سزائے موت سے دل برداشتہ ہو کر 6۔ مئی کی شب کو سیشن کورٹ ساہیوال کے احاطہ میں خودکشی کرلی ان کی نعش فیصل آباد واقع بشپ ہاؤس میں عام دیدار کے لئے رکھ دی گئی ہے۔ جوزف کی آخری رسومات میں شرکت لئے روم' برطانیہ اور امریکہ سے مسیحی مذہبی رہنما شرکت کریں گے۔ پوپ جان پال نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا ہے کہ جوزف کی موت کی خبر سن کر کلیسا کو گہرا دکھ ہوا ہے۔ ان کی قربانی سے دیا گیا پیغام پاکستان سمیت ساری دنیا میں محسوس کیا گیا ہے۔ یہ قربانی پوری دنیا میں مسیحی عوام کے حقوق کے لئے تحریک بن جائے گی۔ پوپ جان پال کے سفیر نے یہ پیغام پڑھ کر سنایا۔ دیگر مسیحی رہنماؤں نے بھی تعزیتی پیغام بھجوائے ہیں۔

امریکہ نے ڈاکٹر جان جوزف کی خودکشی پر رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے پاکستان پر زور دیا ہے کہ توہین رسالت کا قانون مذہبی عدم برداشت کا باعث ہے۔ اسے منسوخ کیا جائے۔ اور مذہبی عدم رواداری ختم ہونی چاہئے۔

ڈاکٹر جان جوزف کی موت پر ساہیوال اور فیصل آباد میں مسیحیوں نے مظاہرے کئے ہیں۔ سیشن جج ساہیوال کے گھر پر پتھراؤ کیا گیا۔ فیصل آباد میں جی ٹی ایس چوک میں مظاہرین نے توڑ پھوڑ کی۔ اور پتھراؤ کیا۔ مجسٹریٹ' اے ایس پی اور درجنوں اہلکار زخمی ہو گئے پولیس نے آنسو گیس کے شیل برسا کر مظاہرین کو منتشر کر دیا۔

یوم عاشورہ سخت حفاظتی انتظامات کے تحت بخیریت گذر گیا۔ عاشورہ پر امن گذرنے پر گورنر اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے علماء' عوام اور انتظامیہ کو مبارکباد دی ہے۔

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو دنیا کو یہ کہہ رہی ہے کہ پاکستان کو سبق سکھاؤ۔ ہم تھرل معاہدوں کے دوران کی گئی بے ضابطگیوں کی تہہ تک جارہے ہیں۔

بے نظیر بھٹو نے کینیڈین وزیراعظم سے ملاقات کرکے کہا ہے کہ میرے خلاف انتقامی کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ مدد کریں۔

وفاقی وزیر اطلاعات مشاہد حسین نے کہا ہے کہ بے نظیر کو گرفتار نہیں کر رہے۔ انہیں عدالتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

پیپلز پارٹی کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات حاجی نواز کھوکھر ضمانت پر رہا ہوتے ہی گیٹ پر پھر پکڑے گئے۔ اسلام آباد میں پولیس نے مسلسل چھاپے مار کر مزید 9۔ کارکنوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

ضرورت لیڈی انسٹرکٹرز

کالج ہذا میں FOXPRO اور WINDOWS APPLICATIONS پڑھانے کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز کی ضرورت ہے۔ درس و تدریس کی خواہشمند خواتین بذریعہ فون نمبر 212034 یا سہ پہر 3 بجے سے شام 6 بجے تک کالج آکر بالمشافہ رابطہ کریں۔

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز۔23۔ شکور پارک، ربوہ

سونے کے سیٹ • کڑے • چوڑیاں
سندھی لونگ
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
☎ دوکان 212868
رہائش 212867

محمود ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک اقصیٰ چوک ربوہ فون رہائش 213133

جرمنی سیل بند پوٹینسی سے تیار کردہ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس		10ML پوٹینسی دوائی	6X 200	1M	10M CM
10ML شوابے طرز جرمنی شیشی میں	1300/=	شوابے طرز جرمنی شیشی	8/=	9/=	10/=
10ML پیکانہ 〃 〃 〃	1200/=	پیکانہ 〃 〃	7/=	8/=	9/=
10ML ورائٹی (سادہ بکس)	1000/=	عام پلاسٹک ڈراپر	6/=	6/=	7/=
نسخہ جات 17/=	117 ادویات کا خالی بریف کیس 540/=	سادہ بکس 240/=			

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا بااعتماد ادارہ

T. M. EXCHANGE

329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)

TEL 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

PLEASE CONTACT

AUSTRALIA	DR. SHAHID CHOHAN	Ph.2-93515108
CANADA	USMAN MALIK	Ph.416-663-1706
U.K.	JEAN SHAW	Ph.171-935-0911

جرمن ولوکل ہومیوپیتھک ادویات

ہر قسم کی جرمن ولوکل ہومیوپیتھک ادویات مدر ٹنکچرز' پوٹینسیاں' بائیو کیمک ادویات' گولیاں' نکیاں' شوگر آف ملک اور ہومیوپیتھک کتب کی بارعایت خریداری کا مرکز۔ خالی ڈبیاں اور ڈراپرز بھی دستیاب ہیں۔ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ فون 771۔213156۔ فیکس (04524-212299)

کریسنٹ گریمر اسکول (رجسٹرڈ)
کی تمام برانچز میں نرسری تا دہم (سائنس و آرٹس) میں داخلے شروع ہیں
فون آفس: 213239 فون رہائش: 211477

خوشخبری
آپ کی اور آپ کے بچوں کی صحت کا ضامن
امریکہ سے درآمد شدہ
AQUA WATER FILTERS
جراثیم سے پاک قدرتی طور پر شفاف خوش ذائقہ منرل واٹر کا حصول ایکوا سیف فلٹر کی بدولت اب آپ کے اپنے گھر میں انتہائی مناسب قیمت میں ممکن ہے آج ہی رابطہ کیجئے
ڈسٹری بیوٹرز
AQUA SAFE
یونائیٹڈ مارکیٹ کالج روڈ ربوہ فون 211212 PP
سٹاکسٹس:۔
• خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ ☎ 212831
• خالد سینیٹری ورکس کالج روڈ ربوہ ☎ 211225
• احسان جنرل سٹور گولبازار ربوہ ☎ 211006

پیتہ بیرونہ